سُوْرَةُ النَّاسِ

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

سورۂ الناس مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ	
تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی بدی	
شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ	
سے اس کی جو پھسلائے اور چھپ جائے وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے	
النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦	
دل میں جنوں میں اور آدمیوں میں	

ع ۳۹

خلاصۂ تفسیر

آپ کہیے کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ۔ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے (پیچھے ہٹنے کا مطلب یہ کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کا نام لینے سے شیطان ہٹ جاتا ہے) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (یعنی جس طرح میں شیاطین الجن سے پناہ مانگتا ہوں، اسی طرح شیاطین الانس سے بھی پناہ مانگتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ جنات اور انسان دونوں میں شیاطین ہونیکا ذکر ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ)

معارف و مسائل

سورۂ فلق میں دُنیوی آفات و مصائب سے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے اور اس سورت میں اُخروی آفات

سے پناہ مانگنے کی تاکید ہے اور جیسا کہ لفظ شر کا مفہوم سورۂ فلق میں بیان کیا گیا ہے کہ آلام اور موجبات آلام دونوں کو شامل ہے اس سورت میں اُس شر سے پناہ مانگی گئی ہے جو تمام گناہوں کا سبب ہے یعنی شیطانی وساوس و اثرات، اور چونکہ آخرت کی مضرت اشد ہے اس لئے اس کی تاکید پر قرآن ختم کیا گیا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، رب کے معنی پالنے والے اور ہر حال کی اصلاح کرنے والے کے ہیں اس جگہ رب کی اضافت ناس کی طرف کی گئی اور پہلی سورت میں فلق کی طرف وجہ یہ ہے کہ سورۂ فلق میں ظاہری اور جسمانی آفات سے پناہ مانگنا مقصود ہے اور وہ انسان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ جانوروں کو بھی بدنی آفات و مصائب پہنچتے ہیں بخلاف وسوسہ شیطانی کے کہ اسکا نقصان انسان کے ساتھ مخصوص ہے اور جنات بھی اسمیں تبعاً شامل ہیں اسلئے یہاں رب کی اضافت ناس کی طرف کی گئی۔ (مظہری عن البیضاوی)

مَلِكِ النَّاسِ، یعنی لوگوں کا بادشاہ۔ اِلٰهِ النَّاسِ لوگوں کا معبود، ان دو صفتوں کا اضافہ اس لئے کیا گیا کہ لفظ رب جب کسی خاص چیز کی طرف منسوب ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا بھی دوسروں کیلئے بولا جاتا ہے جیسا ربّ الدار گھر کے مالک کو، ربّ المال، مال کے مالک کو کہا جاتا ہے، اور ہر مالک بادشاہ نہیں ہوتا اس لئے مَلِک کا اضافہ کیا کہ وہ رب یعنی مالک بھی ہے اور مَلِک یعنی بادشاہ بھی، پھر ہر بادشاہ معبود نہیں ہوتا اسلئے تیسری صفت ذکر فرمائی اِلٰهِ النَّاسِ، ان تین صفتوں کو جمع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ انہیں سے ہر صفت حفاظت کی داعی ہے کیونکہ ہر مالک اپنے مملوک کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح ہر بادشاہ اپنی رعیت کی حفاظت کرتا ہے اور معبود کا اپنے عابد کے لئے محافظ ہونا تو سب سے اظہر ہے۔ یہ تینوں صفتیں صرف حق تعالیٰ میں جمع ہیں اس کے سوا کوئی ان صفتوں کا جامع نہیں اس لئے اس کی پناہ حاصل کرنا سب سے بڑی پناہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان تین صفتوں کے ساتھ پناہ مانگنا دعا کی قبولیت کے لئے اقرب ہے کہ یا اللہ آپ ہی ان صفات کے جامع ہیں ہم صرف آپ ہی سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہاں جبکہ پہلے جملہ میں رَبِّ النَّاسِ آچکا تو بظاہر تقاضا مقام کا یہ تھا کہ آگے اس کی طرف ضمیریں راجع کرنے سے کام لیا جاتا ملکہم والٰہہم فرمایا جاتا مگر اس لفظ کا بار بار تکرار اسلئے ہے کہ مقام دعا اور مدح و ثنا کا ہے اسمیں تکرار ہی بہتر ہے۔ اور بعض حضرات نے لفظ ناس کے بار بار تکرار میں یہ لطیفہ بیان کیا ہے کہ اس سورت میں یہ لفظ پانچ مرتبہ آیا ہے۔ پہلے لفظ ناس سے مراد بچے ہیں اور لفظ رب اور ربوبیت اسکا قرینہ ہے کیونکہ پرورش کی حاجت سب سے زیادہ بچوں کو ہوتی ہے اور دوسرے لفظ ناس سے جوان مراد ہیں، اور لفظ مَلِک اسکا قرینہ ہے جو ایک سیاست کے معنی رکھتا ہے وہ جوانوں کے مناسب ہے اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے مراد ہیں جو دنیا سے منقطع ہو کر عبادت میں مشغول ہوں اور لفظ اِلٰہ اسکا قرینہ ہے جو عبادت کی طرف مشیر ہے اور چوتھے لفظ ناس سے مراد اللہ کے صالح بندے ہیں اور لفظ وسوسہ اسکا قرینہ ہے کیونکہ شیطان نیک بندوں کا دشمن ہے اُن کے دلوں میں وسوسے ڈالنا اس کا مشغلہ ہے اور پانچویں لفظ ناس سے مراد مفسد لوگ ہیں کیونکہ اُن کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ، اللہ تعالیٰ کی تین صفات ذکر کرکے اب اُسکا بیان ہے جس سے پناہ مانگنا مقصود ہے وہ ہے وسواس خناس ، وسواس مصدر دراصل بمعنی وسوسہ ہے یہاں شیطان کو وسواس مبالغۃً فرمایا گویا کہ وہ سراپا وسوسہ ہے اور وسوسہ کے معنی شیطان کا اپنی اطاعت کی طرف ایک مخفی کلام کے ذریعہ بُلانا ہے جسکا مفہوم انسان کے دل میں آجائے اور کوئی آواز سُنائی نہ دے (قرطبی)

خناس ، خنس سے مشتق ہے جس کے معنی پیچھے لَوٹنے کے ہیں۔ شیطان کو خناس اس لئے کہا گیا کہ اسکی عادت یہ ہے کہ انسان جب اللہ کا نام لیتا ہے تو پیچھے بھاگتا ہے پھر جب ذرا غفلت ہوئی پھر آجاتا ہے پھر وہ اللہ کا نام لیتا ہے تو پھر پیچھے لَوٹ جاتا ہے یہی عمل مسلسل جاری رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے قلب میں دو گھر ہیں ایک میں فرشتہ رہتا ہے دوسرے میں شیطان (فرشتہ اسکو نیک کاموں کی رغبت دلاتا رہتا ہے اور شیطان بُرے کاموں کی) پھر جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب تک وہ ذکر اللہ میں مشغول نہیں ہوتا تو اپنی چونچ انسان کے دل پر رکھ کر اسمیں بُرائیوں کے وسوسے ڈالتا ہے (رواہ ابو یعلیٰ عن انس مرفوعاً۔ مظہری)

مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ، یہ بیان ہے وسواس کا یعنی وسوسہ ڈالنے والے جنات میں سے بھی ہوتے ہیں، اور انسانوں میں سے بھی، تو حاصل اسکا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کی تلقین فرمائی کہ اللہ سے پناہ مانگیں جنات شیاطین کے شر سے بھی اور انسانی شیاطین کے شر سے بھی۔ اگر یہ شبہ ہو کہ وسوسہ جناتی شیاطین کی طرف سے ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ مخفی طور پر انسان کے قلب میں کوئی مخفی کلام ڈالدیں، مگر انسانی شیاطین تو کھلم کھلا سامنے آکر بات کرتے ہیں اُن کا وسوسہ سے کیا تعلق ہے تو جواب یہ ہے کہ انسانی شیاطین بھی اکثر ایسی باتیں کسی کے سامنے کرتے ہیں جن سے اسکے دل میں کسی معاملے کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوجاتے ہیں جنکو وہ صراحۃً نہیں کہتے۔ اور شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے اپنی کتاب (الفوائد فی مشکلات القرآن) میں فرمایا کہ انسانی شیطان کے شر سے مراد خود اپنے نفس کا وسوسہ ہے، کیونکہ جس طرح شیطان جن انسان کے دل میں بُرے کاموں کی طرف رغبت ڈالتا ہے اسی طرح خود انسان کا اپنا نفس بھی بُرے ہی کاموں کی طرف مائل ہوتا ہے اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نفس کے شر سے بھی پناہ مانگنا سکھلایا ہے حدیث میں ہے اللّٰھم اعوذ بک من شر نفسی و شر الشیطان و شرکہ ، یعنی یا اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے بھی اور شیطان کے شر اور شرک سے بھی۔

شیطانی وساوس سے پناہ مانگنے کی بڑی اہمیت

ابن کثیر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں انسان کو اس کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تین صفتیں رب ، ملک ، الٰہ ذکر کرکے اس سے شیطانی وساوس سے پناہ مانگنا چاہیئے ، کیونکہ ہر انسان کے ساتھ ایک قرین (ساتھی) شیطان لگا ہوا ہے جو ہر قدم پر اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو تباہ و برباد کردے، اول تو اُس کو گناہوں کی رغبت دیتا ہے، اور

طرح طرح سے اُس کو بہلا کر گناہوں کی طرف لیجاتا ہے، اگر اسمیں کامیاب نہ ہوا تو انسان جو طاعات و عبادت کرتا ہے اُس کو خراب اور ضائع کرنے کے لئے ریاء و نمود اور غرور و تکبر کے وسوسے دل میں ڈالتا ہے، علم والوں کے دلوں میں عقائد حقہ کے متعلق شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اسکے شر سے وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ ہی بچائے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی آدمی ایسا نہیں جس پر اسکا قرین (ساتھی) شیطان مسلط نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی یہ قرین ہے۔ فرمایا ہاں مگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے مقابلے میں میری اعانت فرمائی اور اُس کو ایسا کر دیا کہ وہ بھی مجھے بجز خیر کے کسی بات کو نہیں کہتا۔

صحیحین میں حضرت انسؓ کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے ایک رات ام المومنین حضرت صفیہؓ آپ کی زیارت کے لئے مسجد میں گئیں واپسی کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہوئے، گلی میں دو انصاری صحابی سامنے آگئے تو آپ نے آواز دیکر فرمایا، ٹھہرو میرے ساتھ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے بکمال ادب عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی کیا آپ نے ہمارے بارے میں یہ خیال کیا کہ ہم کوئی بدگمانی کریں گے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک کیونکہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ اُس کی رگ و پے میں اثر انداز ہوتا ہے، مجھے یہ خطرہ ہوا کہ کہیں شیطان تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ بدگمانی کا پیدا نہ کردے (اس لئے میں نے بتلا دیا کہ کوئی غیر عورت میرے ساتھ نہیں)

فائدہ جیسا کہ خود بُرے کاموں سے بچنا انسان کے لئے ضروری ہے اسی طرح مسلمانوں کو اپنے بارے میں بدگمانی کا موقع دینا بھی درست نہیں، ایسے مواقع سے بچنا چاہیئے جس سے لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہوتی ہو اور کوئی ایسا موقع آجائے تو بات واضح کرکے تہمت کے مواقع کو ختم کر دینا چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث نے شیطانی وسوسہ کا بڑا خطرناک ہونا ثابت کیا ہے جس سے بچنا آسان نہیں۔ بجز خدا کی پناہ کے۔

تنبیہ یہاں جس وسوسہ سے ڈرایا گیا ہے اس سے مراد وہ خیال ہے جس میں انسان باختیار خود مشغول ہو، اور غیر اختیاری وسوسہ و خیال جو دل میں آیا اور گزر گیا وہ کچھ مضر نہیں، نہ اس پر کوئی گناہ ہے۔

لطیفہ، سورۂ فلق اور ناس کے تعوذات میں ایک فرق

سورۂ فلق میں تو اللہ تعالیٰ، جس کی پناہ مانگی گئی ہے اُس کی صرف ایک صفت پر اکتفا کیا گیا یعنی رب الفلق، اور جن چیزوں سے پناہ مانگی گئی وہ بہت ہیں جن کو اولاً من شر ما خلق میں اجمالاً ذکر کیا، پھر اُن میں سے خاص تین آفات کو الگ بیان فرمایا، اور سورۂ ناس میں جس چیز سے پناہ مانگی گئی ہے وہ تو صرف ایک ہی ہے یعنی وسواس اور جس کی پناہ مانگی ہے اُس کی اس جگہ تین صفات بیان کرکے پناہ کی دُعا کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا شر سب شرور و آفات سے بڑھا ہوا ہے، اول تو اسلئے کہ اور آفات و مصائب کا اثر تو انسان کے جسم اور دُنیاوی اُمور پر پڑتا ہے بخلاف شیطان کے کہ وہ انسان کی دُنیا و آخرت دونوں کو اور بالخصوص آخرت کو تباہ کرنے کی فکر میں ہے اسلئے اسکا ضرر اشد ہے دوسرے یہ کہ دُنیا کی آفات کا تو کچھ نہ کچھ علاج مادی بھی انسان کے قبضہ میں ہے اور وہ کرتا رہتا ہے بخلاف شیطان

کہ اس کے مقابلے کی کوئی مادّی تدبیر انسان کے بس کی نہیں، وہ تو انسان کو دیکھتا ہے انسان اُس کو نہیں دیکھتا وہ انسان کے باطن میں غیر معلوم طریقہ پر تصرف کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسکا علاج صرف اللہ کا ذکر اور اسکی پناہ لینا ہے۔

انسان کے دو دشمن، انسان اور شیطان اور دونوں دشمنوں کا الگ الگ علاج

انسان کا دشمن انسان بھی ہوتا ہے اور شیطان بھی اسکا دشمن ہے حق تعالیٰ نے انسانی دشمن کو اول تو حُسنِ خلق اور مدارات اور ترک انتقام و صبر کے ذریعہ رام کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور جو ان تدبیروں سے باز نہ آئے اسکے ساتھ جہاد و قتال کا حکم دیا ہے۔ بخلاف دشمنِ شیطانی کے اسکا مقابلہ صرف استعاذہ اور اللہ کی پناہ لینے سے تلقین کیا گیا ہے۔ ابن کثیر نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں قرآن کریم کی تین آیتیں اس مضمون کی لکھی ہیں جن میں ان دونوں دشمنوں کا ذکر کرکے انسانی دشمن کا دفاع حُسنِ خلق ترکِ انتقام اور احسان کیساتھ سلوک کرنا بتلایا اور اسکے مقابلے میں شیطان کا دفاع استعاذہ تلقین فرمایا، ابن کثیر نے فرمایا کہ پورے قرآن میں یہ تین ہی آیتیں اس مضمون کی آئی ہیں۔ ایک آیت سورۂ اعراف میں ہے کہ اول فرمایا خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ یہ تو انسانی دشمن کے مقابلے کی تدبیر ارشاد فرمائی جسکا حاصل عفو و درگزر اور اُس کو نیک کام کی تلقین اور اسکی برائی سے چشم پوشی بتلائی۔ اسی آیت میں آگے فرمایا وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، یہ تلقین دشمنِ شیطانی کے مقابلے میں فرمائی جسکا حاصل اللہ سے پناہ مانگنا ہے۔ دوسری آیت سورۂ قد افلح المؤمنون میں اول دشمن انسانی کے مقابلے کے علاج میں فرمایا، اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ یعنی برائی کو بھلائی کے ذریعہ دفع کرو پھر دشمن شیطانی کے مقابلے کے لئے فرمایا وَقُلْ رَّبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ، یعنی اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ اور تیسری آیت سورہ حم سجدہ کی ہے جسمیں اول دشمنِ انسانی کی مدافعت کے لئے ارشاد فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ، یعنی تم برائی کو بھلائی کے ذریعہ دفع کرو اگر ایسا کرو گے تو مشاہدہ ہوگا کہ تمہارا دشمن تمہارا مخلص دوست بن جائیگا۔ اسی آیت میں دوسرا جزء دشمن شیطانی کے مقابلے میں یہ فرمایا وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، یہ تقریباً وہی الفاظ ہیں جو سورۂ اعراف میں شیطان کے مقابلے کے لئے ارشاد فرمائے ہیں اور حاصل اسکا یہ ہے کہ اسکا مقابلہ بجز استعاذہ کے کچھ نہیں (ابن کثیر)

ان تینوں آیتوں میں انسانی دشمن کا علاج عفو و درگزر اور حُسنِ سلوک سے بتلایا گیا ہے کیونکہ انسانی فطرت یہی ہے کہ حُسنِ خلق اور احسان سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور جو شریر النفس فطری انسانی صلاحیت کھو بیٹھے ہوں انکا علاج دوسری آیات میں جہاد و قتال بتلایا گیا ہے کیونکہ وہ کھلے دشمن ہیں، کھلے ساز و سامان کیساتھ سامنے آتے ہیں انکی قوت کا مقابلہ قوت سے کیا جا سکتا ہے، بخلاف شیطان لعین کے کہ وہ اپنی فطرت میں شریر ہے احسان اور عفو و درگزر اس پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈالتا ہے جس سے یہ اپنی شرارت سے باز آجائے اور نہ ظاہری مقابلہ اسکا جہاد و قتال سے ہو سکتا ہے یہ دونوں قسم کی نرم و گرم تدبیریں صرف انسانی دشمن کے مقابلے میں چلتی ہیں شیطان کے مقابلے میں

نہیں چلتی اس لئے اُس کا علاج صرف اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا اور ذکر اللہ میں مشغول ہو جانا ہے جو پورے قرآن میں تلقین کیا گیا ہے اور اسی پر قرآن کو ختم کیا گیا ہے۔

انسانی اور شیطانی دشمن کے مقابلے میں انجام کے اعتبار سے بڑا فرق

اوپر قرآنی تعلیمات میں انسانی دشمن کا دفاع اول احسان اور صبر جمیل سے بتلایا گیا ہے اگر اسمیں کامیابی نہ ہو تو جہاد و قتال سے اور دونوں صورتوں میں مقابلہ کرنے والا مومن کامیاب ہی کامیاب ہے بالکل ناکامی مومن کے لئے ممکن ہی نہیں کیونکہ دشمن سے مقابلہ میں یہ غالب آگیا تب تو اس کی کامیابی کھلی ہوئی ہے اور اگر شکست کھا گیا یا مقتول بھی ہو گیا تو آخرت کا اجر و ثواب اور شہادت کے فضائل اس کو اتنے بڑے ملیں گے جو دنیا کی کامیابی سے کہیں زیادہ ہونگے۔ غرض انسانی دشمن کے مقابلے میں ہار جانا بھی مومن کے لئے کوئی مضرت نہیں، بخلاف شیطان کے کہ اس کی خوشامد اور اسکو راضی کرنا بھی گناہ ہے اور اسکے مقابلے میں ہار جانا تو آخرت کو تباہ کر لینا ہے یہی وجہ ہے جس کے لئے دشمن شیطانی کی مدافعت کے واسطے حق تعالیٰ ہی کی پناہ لینا علاج ہے اسکی پناہ کے سامنے شیطان کی ہر تدبیر ضعیف و بے اثر ہے۔

کیدِ شیطانی ضعیف ہے

مذکورہ وجوہ سے کسی کو یہ خیال نہ ہونا چاہیے کہ شیطان کی طاقت بڑی ہے اسکا مقابلہ مشکل ہے اسی خیال کو دفع کرنے کے لئے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا، اور سورۂ نحل میں جہاں قرآن پڑھنے کے وقت استعاذہ کا حکم دیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ ایمان والوں اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں پر یعنی اللہ کی پناہ لینے والوں پر شیطان کا کوئی تسلط نہیں ہوتا ارشاد ہے فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُوْنَ ○ یعنی جب تو قرآن پڑھنے لگے تو پناہ لے اللہ کی شیطان مردود سے۔ اسکا زور نہیں چلتا اُن پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اسکا زور تو انہی پر ہے جو اسکو رفیق سمجھتے ہیں اور جو اس کو شریک مانتے ہیں۔

سورۂ نحل کی تفسیر معارف القرآن جلد پنجم ص ۳۸۵ میں اس آیت کی پوری تشریح اور استعاذہ کے مسائل اور شرعی احکام کی تفصیل گزر چکی ہے اُس کو دیکھ لیا جاوے۔

قرآن کریم کے فاتحہ اور خاتمہ میں مناسبت

قرآن کریم کو حق تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ سے شروع فرمایا ہے جس کا خلاصہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اُس کی مدد حاصل کرنا اور اس سے صراطِ مستقیم کی توفیق مانگنا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور صراطِ مستقیم یہی دو چیزیں ہیں جن میں انسان کی دُنیا و دین کے سب مقاصد کی کامیابی مضمر ہے۔ لیکن ان دونوں چیزوں کے حصول میں اور حصول کے بعد اسکے استعمال میں ہر قدم پر شیطانِ لعین کے مکر و فریب اور وسوسوں کا جال بچھا رہتا ہے اس لئے اس جال کو پاش پاش کرنے کی مؤثر تدبیر استعاذہ پر قرآن کو ختم کیا گیا۔ وباختتامه تم بحمد الله وفضله وكرمه وعونه تفسير القرآن الكريم ولله الحمد اوله وآخره وظاهره وباطنه فما كنا لنهتدي اليه لولا ان هدانا الله وصلى الله تعالىٰ على خير

خلقه وصفوة رسله وامام انبيائه محمد خاتم النبيين وسيد المرسلين عليه وعليهم صلوات الله وسلامه وعلى آله واصحابه اجمعين ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وذلك في الحادي والعشرين من شعبان سنة ١٣٩٢ھ ضحوة يوم السبت ومن غريب الاتفاق ان هذا اليوم هو اليوم الذي ولدت فيه ففي هذا اليوم تمت من عمر هذا العبد الضعيف الجاني على نفسه سبعة وسبعون سنة واخذت في الثامن والسبعين والله سبحانه وتعالى ادعو وارجو ان يجعل خير عمري آخره وخير عملي خواتيمه وخير ايامي يوم القاه فيه ببركة كتابه المبين ونبيه الامين وان يتقبل مني جهد المقل الذي اتعبت فيه نفسي في امراض وهموم وضعف القوى وما هو الا بتوفيقه وعونه وان يغفر لي خطيئاتي وتقصيراتي في حقوق كتابه الكريم وان ينفع به المسلمين الى امد بعيد وان يجعله ذخرا ليوم لا بيع فيه ولا خلال ولا يجدي فيه مال ولا آل فسبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

وتم النظر الثاني على المجلد الثامن من تفسير معارف القرآن يوم الجمعة عاشر شوال سنة ١٣٩٢ھ بعد ما اخذت فيه لثالث رمضان سنة ١٣٩٢ھ فكان في نحو اربعين يوما ولله الحمد

تفسیر معارف القرآن میں قرآنِ کریم کی سورتوں کی فہرست

نمبر شمار	نام سورہ	جلد نمبر	صفحہ نمبر
۱	سُورَةُ الفَاتِحَة	۱	۷۲
۲	سُورَةُ البَقَرَة	〃	۱۰۳
۳	سُورَةُ آلِ عِمرَان	۲	۱۳
۴	سُورَةُ النِّسَآء	〃	۲۷۷
۵	سُورَةُ المَآئِدَة	۳	۹
۶	سُورَةُ الاَنعَام	〃	۲۷۶
۷	سُورَةُ الاَعرَاف	〃	۵۱۴
۸	سُورَةُ الاَنفَال	۴	۱۷۱
۹	سُورَةُ التَّوبَة	〃	۳۰۳
۱۰	سُورَةُ يُونُس	〃	۴۹۷
۱۱	سُورَةُ هُود	〃	۵۸۲
۱۲	سُورَةُ يُوسُف	۵	۱۴
۱۳	سُورَةُ الرَّعد	〃	۱۹۳
۱۴	سُورَةُ اِبرٰهِيم	〃	۲۱۷
۱۵	سُورَةُ الحِجر	〃	۲۷۸
۱۶	سُورَةُ النَّحل	〃	۳۱۵
۱۷	سُورَةُ بَنِيٓ اِسرَآءِيل	〃	۴۳۷
۱۸	سُورَةُ الكَهف	〃	۵۳۵
۱۹	سُورَةُ مَريَم	۶	۱۴
۲۰	سُورَةُ طٰهٰ	〃	۶۱
۲۱	سُورَةُ الاَنبِيَآء	〃	۱۶۷
۲۲	سُورَةُ الحَجّ	〃	۲۳۵
۲۳	سُورَةُ المُؤمِنُون	〃	۲۹۲
۲۴	سُورَةُ النُّور	〃	۳۳۰
۲۵	سُورَةُ الفُرقَان	〃	۴۵۶
۲۶	سُورَةُ الشُّعَرَآء	〃	۵۱۱
۲۷	سُورَةُ النَّمل	〃	۵۵۷
۲۸	سُورَةُ القَصَص	۶	۶۱۴
۲۹	سُورَةُ العَنكَبُوت	〃	۶۷۲
۳۰	سُورَةُ الرُّوم	〃	۷۱۷
۳۱	سُورَةُ لُقمَان	۷	۱۷
۳۲	سُورَةُ السَّجدَة	〃	۵۷
۳۳	سُورَةُ الاَحزَاب	〃	۷۷
۳۴	سُورَةُ سَبَا	〃	۲۵۰
۳۵	سُورَةُ فَاطِر	〃	۳۱۵
۳۶	سُورَةُ يٰسٓ	〃	۳۵۹
۳۷	سُورَةُ الصّٰفّٰت	〃	۴۱۴
۳۸	سُورَةُ صٓ	〃	۴۹۰
۳۹	سُورَةُ الزُّمَر	〃	۵۲۳
۴۰	سُورَةُ المُؤمِن	〃	۵۷۸
۴۱	سُورَةُ حٰمٓ السَّجدَة	〃	۶۲۴
۴۲	سُورَةُ الشُّورٰى	〃	۶۶۹
۴۳	سُورَةُ الزُّخرُف	〃	۷۱۶
۴۴	سُورَةُ الدُّخَان	〃	۷۵۵
۴۵	سُورَةُ الجَاثِيَة	〃	۷۷۵
۴۶	سُورَةُ الاَحقَاف	〃	۷۹۱
۴۷	سُورَةُ مُحَمَّد	۸	۱۹
۴۸	سُورَةُ الفَتح	〃	۵۲
۴۹	سُورَةُ الحُجُرٰت	〃	۹۷
۵۰	سُورَةُ قٓ	〃	۱۳۰
۵۱	سُورَةُ الذّٰرِيٰت	〃	۱۵۴
۵۲	سُورَةُ الطُّور	〃	۱۷۴
۵۳	سُورَةُ النَّجم	〃	۱۸۸
۵۴	سُورَةُ القَمَر	〃	۲۲۳

نمبرشمار	نام سورہ	جلد نمبر	صفحہ نمبر
۵۵	سُورَةُ الرَّحْمٰن	۸	۲۳۹
۵۶	سُورَةُ الْوَاقِعَة	〃	۲۶۳
۵۷	سُورَةُ الْحَدِيْد	〃	۲۹۰
۵۸	سُورَةُ الْمُجَادَلَة	〃	۳۳۱
۵۹	سُورَةُ الْحَشْر	〃	۳۵۴
۶۰	سُورَةُ الْمُمْتَحِنَة	〃	۳۹۵
۶۱	سُورَةُ الصَّفّ	〃	۴۱۹
۶۲	سُورَةُ الْجُمُعَة	〃	۴۳۱
۶۳	سُورَةُ الْمُنٰفِقُوْن	〃	۴۴۵
۶۴	سُورَةُ التَّغَابُن	〃	۴۶۰
۶۵	سُورَةُ الطَّلَاق	〃	۴۷۳
۶۶	سُورَةُ التَّحْرِيْم	〃	۴۹۶
۶۷	سُورَةُ الْمُلْك	〃	۵۰۸
۶۸	سُورَةُ الْقَلَم	〃	۵۲۲
۶۹	سُورَةُ الْحَاقَّة	〃	۵۴۰
۷۰	سُورَةُ الْمَعَارِج	〃	۵۴۹
۷۱	سُورَةُ نُوْح	〃	۵۵۹
۷۲	سُورَةُ الْجِنّ	〃	۵۶۸
۷۳	سُورَةُ الْمُزَّمِّل	〃	۵۸۴
۷۴	سُورَةُ الْمُدَّثِّر	〃	۶۰۳
۷۵	سُورَةُ الْقِيٰمَة	〃	۶۱۸
۷۶	سُورَةُ الدَّهْر	〃	۶۲۹
۷۷	سُورَةُ الْمُرْسَلٰت	〃	۶۴۰
۷۸	سُورَةُ النَّبَا	〃	۶۴۹
۷۹	سُورَةُ النّٰزِعٰت	〃	۶۶۰
۸۰	سُورَةُ عَبَسَ	〃	۶۶۹
۸۱	سُورَةُ التَّكْوِيْر	〃	۶۷۸
۸۲	سُورَةُ الْاِنْفِطَار	〃	۶۸۵
۸۳	سُورَةُ الْمُطَفِّفِيْن	〃	۶۸۹
۸۴	سُورَةُ الْاِنْشِقَاق	〃	۷۰۰

نمبرشمار	نام سورہ	جلد نمبر	صفحہ نمبر
۸۵	سُورَةُ الْبُرُوْج	۸	۷۰۹
۸۶	سُورَةُ الطَّارِق	〃	۷۱۵
۸۷	سُورَةُ الْاَعْلٰى	〃	۷۲۰
۸۸	سُورَةُ الْغَاشِيَة	〃	۷۲۸
۸۹	سُورَةُ الْفَجْر	〃	۷۳۴
۹۰	سُورَةُ الْبَلَد	〃	۷۴۷
۹۱	سُورَةُ الشَّمْس	〃	۷۵۳
۹۲	سُورَةُ الَّيْل	〃	۷۵۸
۹۳	سُورَةُ الضُّحٰى	〃	۷۶۴
۹۴	سُورَةُ الْاِنْشِرَاح	〃	۷۶۹
۹۵	سُورَةُ التِّيْن	〃	۷۷۳
۹۶	سُورَةُ الْعَلَق	〃	۷۷۸
۹۷	سُورَةُ الْقَدْر	〃	۷۹۰
۹۸	سُورَةُ الْبَيِّنَة	〃	۷۹۴
۹۹	سُورَةُ الزِّلْزَال	〃	۸۰۰
۱۰۰	سُورَةُ الْعٰدِيٰت	〃	۸۰۲
۱۰۱	سُورَةُ الْقَارِعَة	〃	۸۰۶
۱۰۲	سُورَةُ التَّكَاثُر	〃	۸۰۸
۱۰۳	سُورَةُ الْعَصْر	〃	۸۱۱
۱۰۴	سُورَةُ الْهُمَزَة	〃	۸۱۴
۱۰۵	سُورَةُ الْفِيْل	〃	۸۱۶
۱۰۶	سُورَةُ قُرَيْش	〃	۸۲۲
۱۰۷	سُورَةُ الْمَاعُوْن	〃	۸۲۵
۱۰۸	سُورَةُ الْكَوْثَر	〃	۸۲۷
۱۰۹	سُورَةُ الْكٰفِرُوْن	〃	۸۳۱
۱۱۰	سُورَةُ النَّصْر	〃	۸۳۵
۱۱۱	سُورَةُ اللَّهَب	〃	۸۳۸
۱۱۲	سُورَةُ الْاِخْلَاص	〃	۸۴۲
۱۱۳	سُورَةُ الْفَلَق	〃	۸۴۴
۱۱۴	سُورَةُ النَّاس	〃	۸۵۰